الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

انوار الاتقیا

ترجمہ اردو

تذکرۃ الاولیا

(ترجمہ)

جناب مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی بعد اخذ حق ترجمہ کتاب ہذا

حسب فرمایش اخی المعظم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر ۱۶

باہتمام خاکپاے اولیاے دین کمترین محمد قمر الدین مالک مطبع

در مطبع یوسفی واقع کانپور طبع شد

یہ اللہ کا حبیب ہے اوسی کی محبت مین اسے موت آئی اور یہ اللہ کا قتیل ہے اور اوسی کی تلوار نے اسکو قتل کیا۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب لوگ آپکا جنازہ لیکر چلے تو دھوپ بہت سخت تھی پرندون نے آکر آپ کے جنازے پر اپنے پرون کا سایہ کر دیا۔

نقل کیا ہے۔ کہ جس راستہ سے آپکا جنازہ جا رہا تھا وہان ایک مسجد مین موذن اذان دے رہا تھا جب اوسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد ا رسول اللہ کہا تو آپ نے اپنی انگشت شہادت اوٹھائی لوگون کو خیال ہوا کہ شاید آپ زندہ ہین جنازہ رکھا تو دیکھا کہ آپ مین جان نہین ہے لیکن آپ کی اونگلی اوٹھی ہوئی ہے بہت کوشش کی کہ اونگلی برابر ہو جائے مگر برابر نہو سکی پھر آپ کو دفن کیا جب یہ بیّن کرامتین اہل مصر نے آپ کی وفات کے بعد دیکھین تو جو جو تکلیفین آپ کو حیات مین دی تھین اوسپر بیحد شرمندہ ہوے اور اپنے اون افعال سے توبہ کی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۴ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اکبر مشائخ اور اعظم اولیاء اللہ مین سے تھے آپ بڑے صاحب ریاضت وکرامت تھے آپ کو قرب الٰہی حاصل تھا احادیث اور روایات کے بیان کرنے مین آپکو اعلیٰ درجہ کا کمال تھا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ آپ کی تعریف مین فرماتے ہین کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ ہم لوگون مین اسی طرح صاحب فضل ومرتبہ ہین جیسے ملائکہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اور یہ بھی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ مقام توحید مین تمام لوگون کی انتہائی کوشش آپ کی ابتدائی کوشش کے برابر ہے۔ بلکہ جب لوگ آپ کی ابتدائی

جیسے جانب تجلی سے باہر آتا ہی تو مجھے عاشق اور معشوق ایک نظر آیا یعنے جب مین نے اپنے کو گم کیا تو عالم توحید دکھائی دیا اور فرمایا جب اللہ نے مجھسے مجھ ہی مین ندا کی تو مین مرتبہ فنا فی اللہ مین داخل ہو گیا اور فرمایا مین نے بہت حجابات طے کیے لیکن جب غور کیا تو اپنے کو مقام حزب اللہ یعنے کنہ ذات باری مین پایا کہ وہان تک کسی کی رسائی نہین اور فرمایا کہ تیس برس تک اللہ میرا آئینہ رہا اب مین خود اپنا آئینہ ہو گیا ہون یعنی اپنی خودی مین نے اسکی یاد مین فراموش کر دی اب مین کہتا ہون کہ مین اپنا آئینہ ہون اور وہ اللہ ہی جو میری زبان سے بات کرتا ہی یعنے اب ہر کلام میری زبان پر یون ادا ہوتا ہی کہ گویا اللہ میری زبان سے کلام کرتا ہی اور مین درمیان سے گم ہو گیا اور فرمایا کہ مجھے درگاہ الٰہی کی مجاوری سے سوا حیرت اور ہیبت کے کچھ حاصل نہین ہوا اور فرمایا جب مین درگاہ رب العزۃ مین پہونچا تو دیکھا کہ اہل دنیا دنیا مین اور اہل آخرت آخرت مین اور اہل دعوی دعوی مین مبتلا تھے اور کچھ صوفی کھانے پینے مین اور کچھ راگ مین محو تھے۔ اور جو لوگ دراصل پیشوا تھے وہ بیابان حیرت مین گم تھے اور فرمایا مین نے مدتون خانہ کعبہ کا طواف کیا لیکن جب مجھے قرب الٰہی حاصل ہوا تو مین نے دیکھا کہ کعبہ میرا طواف کر رہا ہی اور فرمایا ایک شب مین نے اپنے دل کو ڈھونڈھا مگر نہ ملنا تھا نہ ملا صبح کو ندائے غیبی ہوئی کہ ہمارے سوا دوسرے کو تلاش نہ کر تجھے دل سے کیا کام ہی اور فرمایا وہ مرد نہین ہی کہ کسی چیز کی تلاش مین سرگردان ہو بلکہ مرد وہ ہی کہ جو چیز اسے درکار ہو خود ہی اسکے پاس آجائے اور فرمایا اللہ نے مجھے یہ رتبہ دیا ہی کہ مین تمام خلق کو اپنی دو انگلیون کے درمیان مین پاتا ہون اور فرمایا مرید کو یاد الٰہی کی حلاوت دیتے ہین اگر وہ اسی سے خوش ہو گیا تو یہ اوسکے لیے نزدیکی حق کا پردہ ہو جاتی ہی اور فرمایا عارف کا ادنی مرتبہ یہ ہی کہ تمام صفات باری اوسمین موجود ہون اور فرمایا اگر اللہ مجھے دوزخ مین ڈالے اور مین صبر بھی

P-55

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

۱۲۸۲

الحمد لله والمنة که درین زمان فرحت توامان کتاب کرامت نصاب حدیقة الاتقیا

بسم الله الرحمن الرحیم

در سنه ۱۲۸۳

تذکرة الاولیا

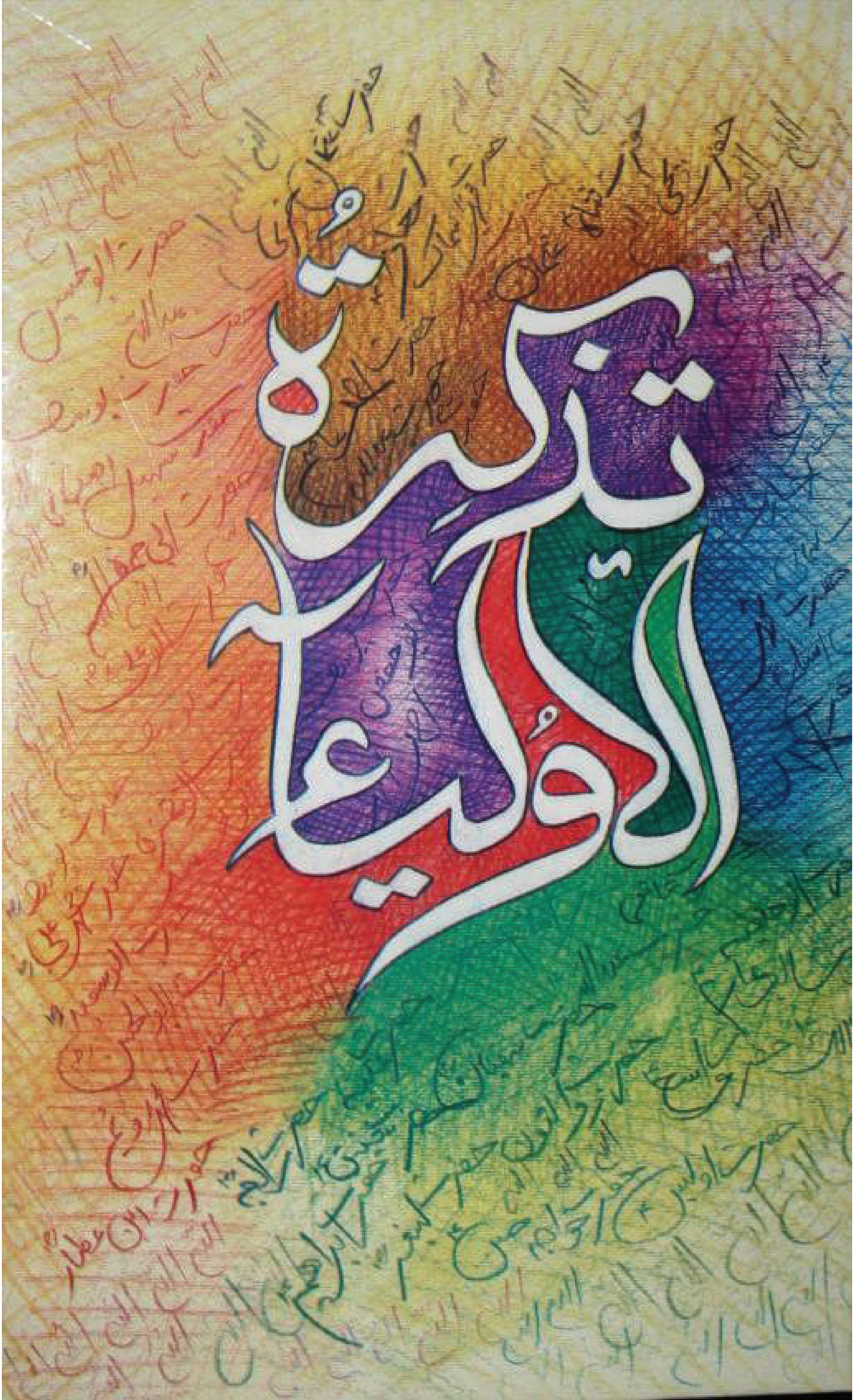
هجری

بحسن اهتمام جناب فضیلت مآب قاضی ابراهیم بن قاضی

نور محمد صاحب ساکن پلیند در شهر بمبئی بمطبع محمدی زیور طبع یافت

بگوید و من درمیان نه باید بود و گفت سالها برین درگاه مجاور بودم بعاقبت جز هیبت
و حیرت نصیب من نیامد و گفت بدرگاه عزت شدم هیچ زحمت نبود اهل دنیا بدنیا مشغول
بودند محجوب و اهل آخرت با آخرت و اهل دعوی بدعوی و ارباب طریقت و تصوف
قومی باکل و شرب و قومی بسماع و رقص و آنها که مقدمان راه بودند پیش روان سپاه
در بادیه حیرت گم شده بودند و در دریای حیرت غرق گشته و گفت مدتی خانه را طواف میکردم
چون بحق رسیدم خانه را دیدم که گرد من طواف میکرد و گفت شبی دل خویش میطلبیدم نیافتم
سحرگاه ندائی شنیدم که ای بایزید بجز از ما چیزی دیگر میطلبی ترا با دل چکار است و گفت مرد نه
آنست که از پس چیزی رود مرد آنست که هرجایی که باشد هرچه خواهد پیش او آید و با هرکه
سخن گوید از وی جواب شنود و گفت حق تعالی ما را بجائی رسانید که خلایق بجملگی درمیان
دو انگشت خود دیدم و گفت مرید را حلاوت طاعت دهند چون بدان شاد شود شادی
او حجاب وقت او گردد و گفت کمترین درجه عارف آنست که صفات حق در وی بود و گفت
اگر دل خلایق مرا با آتش بسوزند و من صبر کنم از آنجا که دعوی صفت محبت او را هنوز هیچ
نکرده باشم و اگر گناه من و جمله خلایق بیامرزد از آنجا که صفت رحمت و رأفت اوست
هنوز بس کاری نباشد و گفت توبه از معصیت یکیست و از طاعت هزار یعنی عجب در
طاعت بتر از گناه و گفت کمال درجه عارف سوزش او بود در محبت و گفت علم ازل
دعوی کردن   از کسی درست آید که اول بر خود نور ذات نماید و گفت دنیا را دشمن گرفتم
و نزد خالق رفتم و خدا را بر مخلوقات اختیار کردم تا چندان محبت حق بر دل من مستولی
گشت که وجود خود را دشمن گرفتم و چون زحمات از میانه برداشتم انس بقاء لطف حق
داشتم و گفت خدای تعالی را بندگانند که اگر بهشت با همه زینت برایشان عرضه
کنند ایشان از بهشت همان فغان یاد کنند که دوزخیان در دوزخ و گفت عابد بحقیقت
و عامل بصدق آن باشد که تیغ جهد سر همه مرادات بردارد و همه شهوات و تمنای او

در محبت


تذکرۃ الاولیاء

نام کتاب ——— تذکرۃ اولیاء
مرتبہ و مؤلفہ ——— حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
مطبع ——— اسلم عصمت پرنٹرز
ناشر ——— مشتاق بک کارنز
کمپوزر ——— رانا احمد گرافکس
——— 203/LDA نزد احباب ہسپتال،
——— مولانا احمد علی روڈ لاہور۔
قیمت ——— -/120 روپے

رحمٰن بک ہاؤس اردو بازار کراچی
کتاب گھر اقبال روڈ راولپنڈی

فہرست

اسمائے بزرگان دین

مشرف فرمایا اس لیے کہ میں بندہ ہونے کی حیثیت سے کس طرح اس کے دیدار کی تمنا کر سکتا ہوں
فرمایا کہ چالیس سال میں نے مخلوق کو نصیحت کرنے میں گذارے لیکن سب بے سود ثابت ہوا اور
جب رضائے خداوندی ہوئی تو میری نصیحت کے بغیر ہی لوگ سیدھے راستہ رپ آگئے فرمایا کہ بہت
سے حجابات سے گذر کر جب میں نے غور کیا تو خود کو مقام حزاب البحر میں پایا' یعنی ذات باری میں گم
ہو گیا جہاں تک کسی دوسرے کی رسائی ممکن نہیں فرمایا کہ تیس سال تک تو اللہ تعالیٰ میرا آئینہ بنا رہا
لیکن اب میں خود آئینہ بن گیا ہوں اس لیے کہ میں نے اسکی یاد میں خود کو بھی اس طرح فراموش کر
دیا کہ اب اللہ تعالیٰ میری زبان بن چکا ہے یعنی میری زبان سے نکلنے والے کلمات گویا زبان خداوندی
سے ادا ہوتے ہیں اور میرا وجود درمیان سے ختم ہو جاتا ہے فرمایا کہ مجھے خدا کی بارگاہ سے حیرت
وہیبت کے علاوہ کچھ نہ مل سکا فرمایا کہ ایک رات صبح تک اپنے قلب کی جستجو کرتا رہا لیکن نہیں ملا اور
صبح کو یہ ندائے غیبی آئی کہ تجھے دل سے کیا غرض تو ہمارے سوا کسی کو تلاش نہ کر فرمایا کہ اللہ نے مجھ
کو وہ مقام عطا کیا کہ کل کائنات کو اپنی انگلیوں کے درمیان دیکھتا ہوں فرمایا کہ عارف کا ادنیٰ مقام یہ
ہے کہ صفات خداوندی کا مظہر ہو فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو جنہم میں جھونک دے اور میں صبر بھی
کرلوں جب بھی اس کی محبت کا حق ادا نہیں ہوتا اور اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو پوری کائنات بخش دے جب
بھی اس کی رحمت کے مقابلہ میں قلیل ہے فرمایا کہ عارف کامل وہی ہے جو آتش محبت میں جلتا رہے
فرمایا کہ جب ترک دنیا کے بعد حب الہٰی اختیار کی تو اپنی ذات کو بھی دشمن تصور کرنے لگا اور جب
میں نے ان حجابات کو اٹھا دیا جو میرے اور خدا کے مابین تھے تو اس نے مجھے اپنے کرم سے نواز دیا فرمایا
کہ خدا کے بہت سے بندے ایسے بھی ہیں جو دیدار الہٰی کے مقابلے میں جنت کو بھی اچھا نہیں سمجھتے
فرمایا کہ عارف صادق وہی ہے جو خواہشات کو ترک کر کے خدا کی پسندیدگی کو ملحوظ رکھے' بعض لوگوں
نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنی مرضی سے جنت میں داخل نہیں کرتا' فرمایا کہ یقیناً اپنی مرضی
ہی سے داخل کرتا ہے لیکن جس کو اپنی مرضی سے اعلیٰ وارفع بنا دے اس کو جنت کی کیا خواہش فرمایا
کہ ایک دانہ معرفت میں جو لذت ہے وہ جنت کی نعمتوں میں کہاں فرمایا کہ خدا کی یاد میں فنا ہو جانا
زندہ جاوید ہو جانا ہے فرمایا کہ زاہد و صالح کو ایسی ہوا کی طرح تصور کرو جو تمہارے اوپر چل رہی ہے۔
فرمایا کہ زیبائش جنت گو خدا رس لوگوں ہی سے ہے لیکن وہ اس کو ایک بار تصور کرتے ہیں فرمایا کہ
دنیا اہل دنیا کے لیے غرور ہی غرور' اور آخرت اہل آخرت کے لیے سرور ہی سرور' اور حب
خداوندی عارفین کے لیے نور ہی نور ہے اور عارف کی ریاضت یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کا نگراں رہے
اور عارف کی شناخت یہ ہے کہ جو خموشی کے ساتھ مخلوق سے کنارہ کش رہے۔ فرمایا کہ خدا کا طالب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

سنو! بے شک
اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350



فہرست

تک رسائی کی کیا صورت ہو؟ فرمایا گیا اپنے نفس کو تین طلاقیں دے دے۔ فرمایا کہ اگر محشر میں مجھے دیدار خداوندی سے محروم کر دیا گیا تو اس قدر گریہ کروں گا کہ اہل جنہم بھی اپنی تکلیف کو بھول جائیں۔ فرمایا کہ اگر پوری دنیا کی سلطنت بھی مجھ کو دے دی جائے جب بھی میں اپنی اس آہ کو افضل تصور کروں گا جو میں نے گزشتہ شب کی ہے فرمایا کہ گزشتہ بزرگ معمولی سی چیزوں پر ہی خدا سے راضی ہو گئے لیکن میں نے راضی ہونے کے بجائے خود اس پر قربان کر دیا ہے اور مجھے وہ اوصاف حاصل ہوئے کہ اگر ان میں سے ایک دانہ کے برابر بھی سامنے آ جائے تو نظام عالم برہم ہو جائے۔ فرمایا کہ خدا نے اپنی خوشی سے اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اس لئے کہ میں بندہ ہونے کی حیثیت سے کس طرح اس کے دیدار کی تمنا کر سکتا ہوں۔ فرمایا کہ چالیس سال میں نے مخلوق کو نصیحت کرنے میں گزارے لیکن سب بے سود ثابت ہوا اور جب رضائے خداوندی ہوئی تو میری نصیحت کے بغیر ہی لوگ سیدھے راستہ پر آ گئے فرمایا کہ بہت سے حجابات سے گزر کر جب میں نے غور کیا تو خود کو مقام حزب البحر میں پایا. یعنی ذات باری میں گم ہو گیا جہاں تک کسی دوسرے کی رسائی ممکن نہیں

فرمایا کہ تیس سال تک تو اللہ تعالیٰ میرا آئینہ بنا رہا لیکن اب میں خود آئینہ بن گیا ہوں اس لئے کہ میں نے اس کی یاد میں خود کو بھی اس طرح فراموش کر دیا کہ اب اللہ تعالیٰ میری زبان بن چکا ہے یعنی میری زبان سے نکلنے والے کلمات گویا زبان خداوندی سے ادا ہوتے ہیں اور میرا وجود درمیان سے ختم ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ مجھے خدا کی بارگاہ سے حیرت وہیبت کے علاوہ کچھ نہ مل سکا۔ فرمایا کہ ایک رات صبح تک اپنے قلب کی جستجو کرتا رہا لیکن نہیں ملا اور صبح کو یہ ندائے غیبی آئی کہ تجھے دل سے کیا غرض تو ہمارے سوا کسی کو تلاش نہ کر۔ فرمایا کہ اللہ نے مجھ کو وہ مقام عطا کیا کہ کل کائنات کو اپنی انگلیوں کے درمیان دیکھتا ہوں فرمایا عارف کا ادنیٰ مقام یہ ہے کہ صفات خداوندی کا مظہر ہو۔ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو جنہم میں جھونک دے اور میں صبر بھی کر لوں جب بھی اس کی محبت کا حق ادا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ مجھ کو پوری کائنات بخش دے جب بھی اس کی رحمت کے مقابلہ میں قلیل ہے فرمایا کہ عارف کامل وہی ہے جو آتش محبت میں جلتا رہے۔ فرمایا کہ جب ترک دنیا کے بعد حب الٰہی اختیار کی تو اپنی ذات کو بھی دشمن تصور کرنے لگا اور جب میں نے ان حجابات کو اٹھا دیا جو میرے اور خدا کے مابین تھے تو اس نے مجھے اپنے کرم سے نواز دیا فرمایا کہ خدا کے بہت سے بندے ایسے بھی ہیں جو دیدار الٰہی کے مقابلے میں جنت کو بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ فرمایا کہ عارف صادق وہی ہے جو خواہشات کو ترک کر کے خدا کی پسندیدگی کو ملحوظ رکھے. بعض لوگوں نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنی مرضی سے جنت میں داخل نہیں کرتا۔ فرمایا کہ یقیناً اپنی مرضی ہی سے داخل کرتا ہے لیکن جس کو اپنی مرضی سے اعلیٰ وارفع بنا دے اس کو جنت کی کیا خواہش فرمایا۔ کہ ایک دانہ معرفت میں

تذکرۃ الاولیاء



مرتبہ

مولانا ابوالفضل عثمانی

فرید مبین پبلشرز ناظم آباد کراچی ۱۸

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (قرآن)

تذکرۃ الاولیاء

(اردو)

مُصنّفہ

حضرت شیخ فریدالدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ

مولانا زبیر افضل عثمانی

تصحیح و ترتیب

محمد عبدالعلیم مظفر

ناشر

قیمت -/۲۴ روپے

فرید مُبینْ پبلشرز ناظم آباد کراچی

تذکرۃ الاولیاء

مترجم ——— مولانا زبیر افضل عثمانی

بار اول ——— جنوری ۱۹۷۳ء

تعداد اشاعت ——— ۲۰۰۰ (دو ہزار)

قیمت فی جلد ——— [redacted]

مطبع ——— مشہور آفسٹ پریس کراچی

سول ایجنٹ

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی

باب ۱۴

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ومناقب

تعارف آپ بہت بڑے اولیاء اور مشائخ عظام میں سے ہوئے ہیں اور ریاضت وعبادت کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کیا، اور احادیث بیان کرتے ہیں آپ کو درک حاصل تھا حضرت جنید بغدادی کا قول ہے کہ حضرت بایزید کو اولیاء میں وہی اعزاز حاصل ہے جو حضرت جبرئیل کو ملائکہ میں۔ اور مقام توحید میں تمام بزرگوں کی انتہا آپ کی ابتداء ہے کیونکہ ابتدائی مقام میں ہی لوگ سرگرداں ہو کر رہ جاتے ہیں جیسا کہ حضرت بایزید کا قول ہے کہ اگر لوگ دو سو سال تک بھی گلشن معرفت میں گم گشتہ رہیں جب کہیں جا کر ان کو وہ ایک پھول مل سکتا ہے جو مجموعی طور پہ ابتداء ہی میں مجھے مل گیا۔ شیخ ابو سعید کا قول ہے کہ میں پورے عالم کو آپ کے اوصاف سے لبریز دیکھتا ہوں لیکن اس کے باوجود بھی آپ کے مراتب کو کوئی نہیں جانتا۔

آپ کے دادا آتش پرست تھے اور والد بزرگوار بسطام کے عظیم بزرگوں میں شمار ہوتا تھا اور آپ کی کرامات کا ظہور شکم مادر ہی میں ہونے لگا تھا کیونکہ آپ کی والدہ فرماتی تھیں کہ جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی شبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بیکلی اور بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔ حضرت بایزید کا قول ہے کہ راہِ طریقت میں سب سے بڑی دولت وہ ہے جو مادر زاد ہو۔ اس کے بعد چشم بینا اور اس کے بعد گوش ہوش لیکن اگر یہ تینوں چیزیں حاصل نہ ہوں تو پھر مرگِ ناگہاں بہتر ہے۔

جب آپ مکتب میں داخل ہوئے اور آپ نے سورہ لقمان کی یہ آیت پڑھی کہ ان اشکر لی ولوالدیک یعنی میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا اس وقت اپنی والدہ سے آکر فرمایا کہ مجھ سے دو ہستیوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا لہٰذا آپ مجھے خدا سے طلب کر لیں تاکہ میں آپ کا شکر ادا کرتا رہوں یا پھر خدا کے سپرد کر دیں تاکہ اس کے شکر میں مشغول ہو جاؤں۔ والدہ نے فرمایا کہ میں اپنے حقوق سے دست بردار ہو کر تجھے خدا کے سپرد کرتی ہوں چنانچہ اس کے بعد آپ شام کی جانب نکل گئے اور وہیں ذکر وشغل کو جزو حیات بنا لیا اور مکمل تین سال شام کے میدانوں اور صحراؤں میں زندگی گذاری۔ اور اس عرصہ میں یاد الٰہی کی وجہ سے کھانا پینا سب ترک کر دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ ایک سو سترہ مشائخ سے بھی نیاز حاصل کر کے ان کے فیوض سے سیراب ہوئے۔ انہیں مشائخ میں حضرت امام جعفر صادق بھی شامل ہیں۔

حالات ایک مرتبہ آپ حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اے بایزید فلاں طاق میں جو کتاب رکھی ہے وہ اٹھا لاؤ۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ طاق کس جگہ ہے۔ امام جعفر نے فرمایا کہ اتنے عرصہ رہنے کے بعد

کرنے لگا کہ یا اللہ تو میرا ہو جا اور جو تیری مرضی ہو وہ کیا کر۔ **فرمایا** کہ جب میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ تجھ تک رسائی کی کیا صورت ہو؟ فرمایا گیا کہ اپنے نفس کو تین طلاقیں دیدے۔ **فرمایا** کہ اگر محشر میں مجھے دیدار خداوندی سے محروم کر دیا گیا تو اس قدر گریہ کروں گا کہ اہل جہنم بھی اپنی تکالیف کو بھول جائیں۔ **فرمایا** کہ اگر پوری دنیا کی سلطنت بھی مجھ کو دے دی جائے جب بھی میں اپنی اس آہ کو افضل تصور کروں گا جو میں نے گذشتہ شب کی ہے۔ **فرمایا** کہ گذشتہ بزرگ معمولی سی چیزوں پر ہی خدا سے راضی ہو گئے لیکن میں نے راضی ہونے کے بجائے خود کو اس پر قربان کر دیا ہے اور مجھے وہ اوصاف حاصل ہوتے کہ اگر ان میں سے ایک حبہ کے برابر بھی سامنے آجاتے تو نظام عالم برہم ہو جائے۔ **فرمایا** کہ خدا نے اپنی خوشی سے اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اس لئے کہ میں بندہ ہونے کی حیثیت سے کس طرح اس کے دیدار کی تمنا کر سکتا ہوں۔ **فرمایا** کہ چالیس سال میں نے مخلوق کو نصیحت کرنے میں گذارے لیکن سب بے سود ثابت ہوا۔ اور جب رضائے خداوندی ہوئی تو میری نصیحت کے بغیر ہی لوگ سیدھے راستہ پر آ گئے۔ **فرمایا** کہ بہت سے حجابات سے گذر کر جب میں نے غور کیا تو خود کو مقام جذب السحر میں پایا۔ یعنی ذات باری میں گم ہو گیا جہاں تک کسی دوسرے کی رسائی ممکن نہیں۔ **فرمایا** کہ تیس سال تک تو اللہ تعالیٰ میرا آئینہ بنا رہا لیکن اب میں خود آئینہ بن گیا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے اس کی یاد میں خود کو بھی اس طرح فراموش کر دیا کہ اب اللہ تعالیٰ میری زبان بن چکا ہے یعنی میری زبان سے نکلنے والے کلمات گویا زبان خداوندی سے ادا ہوتے ہیں اور میرا وجود درمیان سے ختم ہو جاتا ہے۔ **فرمایا** کہ مجھے خدا کی بارگاہ سے حیرت و ہیبت کے علاوہ کچھ نہ مل سکا۔ **فرمایا** کہ ایک رات صبح تک اپنے قلب کی جستجو کرتا رہا لیکن نہیں ملا۔ اور صبح کو یہ ندائے غیبی آئی کہ تجھے دل سے کیا غرض تو ہمارے سوا کسی کو تلاش نہ کر۔ **فرمایا** کہ اللہ نے مجھ کو وہ مقام عطا کیا کہ کل کائنات کو اپنی انگلیوں کے درمیان دیکھتا ہوں۔ **فرمایا** کہ عارف کا ادنیٰ مقام یہ ہے کہ صفات خداوندی کا مظہر ہو۔ **فرمایا** کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو جہنم میں جھونک دے اور میں صبر بھی کر لوں جب بھی اس کی محبت کا حق ادا نہیں ہوتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو پوری کائنات بخشدے جب بھی اس کی رحمت کے مقابلہ میں قلیل ہے **فرمایا** کہ عارف کامل وہی ہے جو آتش محبت میں جلتا رہے۔ **فرمایا** کہ جب ترک دنیا کے بعد حب الٰہی اختیار کی تو اپنی ذات کو بھی دشمن تصور کرنے لگا اور جب میں نے ان حجابات کو اٹھا دیا جو میرے اور خدا کے مابین تھے تو اس نے مجھے اپنے کرم سے نواز دیا۔ **فرمایا** کہ خدا کے بہت سے بندے ایسے بھی ہیں جو دیدار الٰہی کے مقابلے میں جنت کو بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ **فرمایا** کہ عارف صادق وہی ہے جو خواہشات کو ترک کر کے خدا کی پسند کو ملحوظ رکھے بعض لوگوں نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنی مرضی سے جنت میں داخل نہیں کرتا۔ فرمایا کہ یقیناً اپنی مرضی ہی سے داخل کرتا ہے لیکن جس کو اپنی مرضی سے اعلیٰ وارفع بنا دے اس کو جنت کی کیا خواہش۔ **فرمایا** کہ ایک حبہ معرفت میں جو لذت ہے وہ جنت کی نعمتوں میں کہاں۔ فرمایا کہ خدا کی یاد میں فنا ہو جانا زندہ جاوید ہو جانا ہے۔ فرمایا کہ زاہد و صالح کو ایسی ہوا کی طرح تصور کرو جو تمہارے اوپر چل رہی ہے۔ فرمایا کہ زیبائش جنت گو خدا رس لوگوں ہی سے ہے لیکن وہ اس کو ایک بار تصور کرتے ہیں۔ فرمایا کہ دنیا اہل دنیا کے لئے غرور ہی غرور، اور آخرت اہل آخرت کے لئے سرور ہی سرور۔ اور حب خداوندی عارفین کے لئے نور ہی نور ہے۔ اور عارف کی ریاضت یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کا نگراں رہے۔ اور عارف کی شناخت یہ ہے کہ جو خموشی کے ساتھ مخلوق سے کنارہ کش رہے۔ فرمایا